
AKHBAR
OUDH PUNCH
جلد ہشتم
Volume. VIII
1923 LUCKNOW ۱۹۲۳
اودھ پنچ
अखबार अवध पंच लखनऊ

جلد ۸ نمبر ۴۹

مضامین غیر

بابت ۲۹ نومبر ۱۹۲۳ء

کمٹل کی کہانی

(رح نسخہ)

لوٹے پیٹھ کمٹ کرداتے ہیں اے رے دادا — رکت پوسن سنو بالی کمائیں اے رے دادا
سوا نجات بھنسا ڈالے میری جیلی ذرگت — کمبر ناہیں لیس کھیا کھائیں اے رے دادا
جو کرتی ہوت تو وداں باب بچے بچے ہیں — پلنگڑی کا کمر برکے بچھائیں اے رے دادا
جو جان ہاتھ کو نہیں ملک کو لوٹنی بانی کے — تو رجائیں - نیدیکا جو کلائیں اے رے دادا
نبی ادمی باکمکنی سکا انجار دیے کا جاری — نئے سب ان پھر چھتے بنائیں اے رے دادا
پوتا دے کا جی بچوں کے اور جنگ کے پانی — سلونی دنیہ کا ہے کا نچائیں اے رے دادا
کیٹرا لوکسوتی جاہی ہے کا کوب چادر ما — کھیتے پھرکا ہے کھائیں اے رے دادا
بنا دت میں اسپرٹ لائی ہے کا مگر — نمبروا اور بانی اپنائیں اے رے دادا
نسلا جارون پکڑن کے کرتے ہر کو مر جائیں — نہ پانی سینہ تک وہ ابھرائیں اے رے دادا
پھر یاکھاے لیس ہیں تینے کمٹ کروا بھرت ہوئیں — کلیں پلنگ کا ہیں بچھائیں اے رے دادا
دیوالی کا رہت ہے بن بھیرے رنگ جانت ہیں — تنوں گو برگرم نا ہیں لیائیں اے رے دادا
ترست بجو کھاو بھرت سبائی اور قرآن میں — نہ دی صورت ہے گھاے ابچائیں آرے دادا
مدونے بکھ نوکھشیا کمر لئے پال سے نوبتیں — دکھ کرون کا تیر سے جرائیں اے رے دادا
دوتی ہوت کے کو زمین کی ٹلی ہے تب بیٹھ — زلو کا ہے مچھی بنائیں اے رے دادا
کہا جب حال ہے تو بجن بولی ریوٹ — ہیز بچے بولی ہنکا بکائیں اے رے دادا

الد ہوسش جرولی

اظہار ہمدردی

حضرت ناشخ! اے ایک آنہ مسٹر (پرپنچ یروجیو) داہنے ہاتھ سے ڈھیلا کیجیے ورنہ لڑگیا کر کھنے پر بڑا مشکل ہو جاتی تھی اب یاروں کو مضمون نگاری میں دو تما خرچ کرنا پڑتا ہے جب کہیں "المکتوب نصف الوصل" کی کہاوت پوری ہوتی ہے دیکھیے شاید سوراجی ممبران کونسل بفضل خدا کا اگلا خرچ بحال کرنے میں کامیاب ہو جائیں - غیر وہ تو وقت پر موقوف ہے لیکن آپ کے نامہ نگار خریداروں کی طرح افلاس کے مرض میں گرفتار ہیں بیچاروں کو تکے کی جگہ ایک آنہ دے کے کام نکالنا پڑتا ہے آخر وہ کیا کریں؟ کاش آپ کی سخاوت پر بھی اُمیدواران ممبری کونسل کا سایہ

پڑ جائے جبلی دو نستہ ورکر اور سود خر شہلو ریال مرادی نصیب بنادی گجگو ہضم کر جانا ثواب سمجھتے ہیں دیکھیے انجناب نے ایک آنہ گرہ سے خرچ کیا اور آپ کے حضور میں ایسی تر ترانی کی کہ اگر م تہ زر در پوری میٹھائی ہے جسکا ذائقہ جبلی کے دودھ کی طرح ہر مصیبت میں یاد آئے گا اگر انجناب اتنا بڑا نقصان نہ اٹھاتے تو یہ حال ہوتا کہ آپ صفحات تاریخ زمانہ پر بغیر جگہ پائے جیسے معدوم ہو جاتے چند روز البتہ صفحات سپید دل پر پنسل کی تحریر کی طرح موہوم سے نقش رہتا پھر غفلت اور فراموش کاری کی ربڑ سے محو ہو جاتا - بات یہ ہے کہ زمانہ کامیاب اشخاص کو ساتھ دیتا ہے اتفاقاً دیگر زمانہ بھی اور کامیابی کا ساتھی ہے۔ خزاں اور ناکامی کے پاس نہیں پھٹکتا مثلاً کوئی ممبر کامیاب ہوا تو دوست احباب مبارکباد کے تار بھیجتے ہیں اخبار والے لکھتے ہیں شیخ جلیبی صاحب جاوِد انیو نیان روزنگار کے لیڈر جنکی مٹھائی میں کتنی ہی اشخاص زیادہ ہو جائے کبھی کیڑے نہیں پڑتے امسال خیریت و صال کونسل سے شیریں کام ہو گئے۔ آپ کی ذات سے اُمید قوی ہے کہ پبلک اور حکومت کے درمیان کبھی شکر رنجی پیدا نہ ہونے دینگے اور اگر ترقی کی طرح قیرے میں پیچ در پیچ گرفتگی پیدا ہی ہو گئی تو ملکا ہی کو نہیں کبھی کے سر برابر بھی دخل نہ ہوگا۔

یا مثلاً جناب مستر ضیا فواز جنگ بہادر کی سرخی جبلی قلم سے لکھی اور لمبا چوڑا مضمون قلم کی جھاڑو سے گرد کی طرح اڑا دیا کہ ہمارے مستر فواز جنگ صفائی الملک جو اس سال صوبہ کی کونسل میں تشریف کا ٹوکرا لے کے داخل ہوئے ہیں عجب صافی طبیعت شخص ہیں آپ نے کبھی اپنی جانب سے خلقت کی طبیعت کو میلا نہیں ہونے دیا - دیکھیے گا اگر سرکاری جبلی جاروبوں نے ذرا بھی غلاظت طبع دکھائی تو بیسے جھاڑو کے پیچھے پڑ جائینگے اگر ان خاکساروں پر ٹوکروں نجاست نہ ڈال دیں تو ہمارا حقہ پانی بند سمجھیے - بے حلال خور ہیں سوراجیوں کی راہ میں رتی ماسو ڈرا کرکٹ نہ رہنے پائے گا ایسی صفائی کرینگے جسکو دیکھ کے لوگ لاٹ صاحب کی آمد پر شہر کی صفائی بھول جائیں - بہر حال اپنے محترم مہتر نواز جنگ بہادر کی خدمت میں مبارکباد کا جھڑا پیش کرتے ہیں -

الحاصل ساری ظاہری کامیاب اُمیدواروں کی مدح میں ختم ہو جاتی ہے مگر جن غریب ناکام فلک کے ستائے دو بچاروں کے حق میں کوئی ڈھارس دینے والا کلمہ زبان قلم پر جاری نہیں ہوتا - ہے انکے دل پر جو گزرتی ہے وہی بیچارے خوب جانتے ہیں گویا اُمیدواری کے امتحان میں فیل ہی رہنے سے انکی تمام قابلیتوں پر خاک پڑ گئی - لہذا انجناب نے محض بخیال ہمدردی انسانی اُن لوگوں کی اشک شوئی پر کمر باندھ لی ہے جو اپنے حریف سے اس میدان میں گشتی کھا گئے خواہ وہ ہندوستان میں ہوں یا انگلستان میں آپ یا انگلینڈ اپنی دُنیا کے بسنے والے ہوں یا پرانی دنیا کے اسے دنیا کی سطلے نوازی کے ستائے ہوئے لوگوں تمہاری حالت پر تالیاں بجا بجا اظہار افسوس کرتا ہوں - خدا کرے تمہیں اپنی ناکامی پر صبر آ جائے - اور مستر

اور ستر برس کی طرح اگر سال گذشتہ رو رہے تھے تو
ایک سال گھٹنے لگا دیکھو ووٹ پر جب ہل دالے کیا ہوا؟
یہ کرتے ہیں شہسواری میدان جنگ میں
میں اپنے پاس پڑوس کے امیدواروں سے انکار
ہمدردی کا حق رکھتا ہوں اور اسی بنا پر اپنا کام نکالنا
ہمدردی کی پروا کرنے پر سوجہ کرتا ہوں۔
اے بھائی خلیل آؤ اگر آج تم کونسل کے آتشکدہ
میں پبلک کی جنیش اگر جن سے پھینک دیے گئے ہوتے
گلزار ابراہیم کونسل و ہمارے مسلمانوں کے چھینٹوں سے
گلزار بن جاتی اور فردوس ترو تازہ پوشی کی انگوٹھی لگا کر
کر پڑھ کے سلمان ہو جاتی۔ مگر خیر۔
صبر کر صبر کہ یہ دن ہیں گزرنے والے
اور اے میاں حیدر حسین اگر آج تم کامیابی کا در خیبر
اکھاڑ دیتے تو دشمنان انصاف کو خندق دکھیتی پڑتی اور
سوراجیہ پارٹی لب دریا یوں قطرہ آب کو ترستی
واقعی دشمنوں نے عجب طرح کی سازش کی تھی سے

گھوڑوں کو ووٹ اونٹوں کو ووٹ اور گدھوں کو ووٹ

سارے اناڑی ہیں تھوں بے ختوں کو ووٹ

ہنر کے ساکنوں کو گنوار و تھوں کو ووٹ

القصہ جتنے مانگنے آئیں سبھوں کو ووٹ

حیدر حسین مانگیں تو مت ووٹ دیجیو

سوراجیوں کو بھائیو لیلیں پوٹ دیجیو

نام کا جزو اول شجاعت کی دلیل تھا وہ دکھلا اب
جزو ثانی صبر کی علامت ہے صبر کرو دل پر جبر کرو اور
اے بھائی محمود افسوس منوس موکل بھی کام نہ آئے
سابق ممبری نے بھی حق صلہ رحم ادا نہ کیا امیروں اور
بیکسوں پر جو احسان کیا تھا اُسنے بھی اپنے جوہر دکھائے
اور سب سے بڑی بات یہ کہ بربنائے وفاداری لوگوں نے جشن
صلح وغیرہ منانا بالکل بھلا دیا۔ سوامی سوراجیوں کی کا
چند سال بھی قائم رہ رہی جو آج کچھ رنگ دکھاتی۔ اور اسباب
پبلک سے تیری دوستی کا کچھ اعتبار نہیں۔ یہاں تک بات پہنچی
کا ذکر تھا لیکن نامناسب ہو گا اگر خاتمہ مضمون پر
ان حضرات کے سامنے جنہوں نے تمام ہندوستانی ممبری
صرف اپنے روپیہ کی قوت پر کونسلوں کی کرسیاں خرید
لینے کا ارادہ کیا تھا مگر کمبخت مال کو بے قدر پایا ان کے

دوسرے بھائی سوراجیوں نے انکے زریں حقوق
پامال کر دیے ایک قطعہ تاریخ شکست پیش کروں
یہ بھی اظہار ہمدردی ماتم کا ایک طریقہ ہے
اے تمام عالم کے شکست یافتہ اہل دولت
حضرت حلیم ہوملی کا قطعہ سن لو اس سال کی داد گا
میں اور کچھ نہ کر سکا۔

شکوہ سرگشتی بخت

۱۹۲۳

آہ وہ شوق حصول ممبری
تھا میں جس کے رہے کچھ روز مست
لاٹ صاحب کے برابر شان سے
ہوتی کرسی پر ہماری بھی نشست
اشتہاروں سے کبھی چاہا فروغ
گہ مقابل کو کیا لکچر سے پست
شہر کی سڑکوں پہ تھی گہ دوڑ دھوپ
گاہ کی دیہات کی مینڈوں پہ جست
تختیاں پٹواریوں کی گرم کیں
گہ کسانوں کے تئیں خود زیر دست
صرف کرکے بیدھڑک مال عزیز
دم میں کیا کیا پھنسائے زیر دست
تا بامکان ہر طرف کیں بندشیں
پر نہ قسمت سے چلا کچھ بندوبست
ووٹ کم آئے تو بولے بے ادب
ہائے پبلک نے دیا داغ شکست

۱۹۳۰
تخرجہ
۱۹۲۳

رافـ

نیک نیت

قطعہ رمال ملائے کونسلی

مسجد میں رندیوں کی پڑھ کر نماز اک دن
تھے جلوہ گر مصلے پہ مولوی غشارا
لب پر تھا خدا تھا اور دل میں فکر زر تھی
جو پوسٹ مین آکر دروازہ پہ پکارا
سمجھے کہ ہے موکل تسبیح ہاتھ میں تھی
بولے یہ کون آیا۔ جا دیکھ دیندارا

اخبار سے آئی ڈی نیں آئی اس نے دیا جو لاکر
ملا نے چاٹ ڈالا مضمون اسکا سارا
لکھے جو دیکھے اسمیں کونسل کے سب قواعد
خواہش نے ممبری کی فوراً دل میں ابھارا
دل میں کہا کہ پیشہ بھی اپنا ہے معزز
اور دو ورق بھی ہے سب سے آشکارا
مسلم ہی جتنے ہوں گے سب مجکو ووٹ دینگے
پیرا، فقیر، چلو۔ بہتر میاں مدارا
تقریر کرکے دلمیں اک نقشہ جو داں
پر تو شمار کرکے بیٹھے کہ بوڑھا مارا
شیطان نے دکھائی حرص و ہوا کی گلی
پھولے خوشی سے ایسے ٹخنی ہوئی چپارا
امیدوار بن کر کوشش شروع کردی
مانگی رقیب آیا اور زور سے کھنکھارا
چاندی کا جو تالا یا موڑ ہی وہ چھپا کر
گرتی ہی آ تار سی لنگی اور ورد سے ٹیک مارا
اک پانچ زادے کر بولا کہ گھر میں بیٹھو
کوشش کرو مری اب نا اور جو منا مارا
تاب وصل دارم نے طاقت جدائی
مشکل آئی سخت مشکل اب کیا کرے بیچارا
لیکن بڑا سیانا تھا اُسنے غور؟
خود اپنی ممبری کو دی ہے پہ شدہ کی مارا
حسرت کی دم میں تھا خدا خوفی بھی کرلی
رو رکعت کی جلیس میں پڑھتا تھا مارا مارا
پر ہم آ کہیں گے دل میں بہت غم تھا
پڑتے لگے جو پرچے روکے تب پکارا
کونسل ہوا دورہ ستم صاحب لال مخارا
دورا کے روپیہ کے لالچ نے مجھ کو مارا

راقم سی بجرات

معذرت

آخر وہی ہوا او نگی انار کی طرح ایک بائج اُدنچا ہو ہی گیا اور
کسی طرح بچا اسال نمبر اس سال چھپا ہو سکا نمبر کی کسر
سال آئندہ نکالی جائے گی آئندہ پرچہ انشاء جوری کے
پہلے ہفتہ کو شائع ہو گا ہم اہم صبر سے انتظار فرمائیے
تھا

مدیر

مادّیین کے خدا

کبھی جبیت خدا ہی کبھی سالمات مادّہ کی خدائی ہوئی۔ اگر دنیا میں تلوّن ہے تو دنیا والوں کے خدا کو بھی ایک حالت پر قرار نہیں آجکل یہ خبط سوار ہوا ہے کہ برق میں آثار خدائی پائے جاتے ہیں حکمائے یورپ میں کئی معزز ہستیاں حکیم انکساغورس یونانی کے اس اعتقاد پر جم گئی ہیں کہ عقل اصل ہیولیٰ اور علت اولیٰ ہے عقل ایک نورانی علت ہے اور ہیولیٰ اسکا معلول ہے۔ عقل جسم و جسمانیات کی غیر ہے اسکے دو فعل ہیں ایک فعل دوسرا تحریک عقل ہیولیٰ کی محرک ہوئی اور اسی سے عالم اجسام نے وجود پیدا کیے۔ یہ دو قدیم ازلی چیزیں ہیں۔ عقل کے صفات اور برق کے اوصاف بالکل ایک ہیں۔ برق کو جنبہ اور حاشیں تصرف کامل ہیں مردوں کو جلانے والے اس محرک اول سے کام لیتے ہیں اور کامیاب ہوتے نظر آتے ہیں کہا جاتا ہے کہ برق کے ذریعہ سے جو مردے زندہ کیے گئے انکے صفات میں دوسری زندگی کے بعد کوئی فرق نہیں پایا گیا۔ بلی میاؤں میاؤں کرتی اٹھی کتا بھونکتا ہوا زندہ ہوا آدمی ویسا ہی خودنما بے قید تھا ویسا ہی متحرک بالارادہ حساس ماشاءاللہ کہہ کے اٹھ بیٹھا برق میں تصرف بحسب قابلیت کے کل خواص پائے گئے۔ بس جو دعوےٰ تھا ثابت ہے حکیموں کا یہ چمک دمک والا خدا اپنا جلوہ ہر طرف دکھاتا پھرتا ہے لیکن اسکے ماننے والوں میں ابھی تک وہ جمعیت نہیں ہے کہ اسکی عبادت کے قواعد بنائیں اور اسکی خوشنودی یا ناراضی کے وسائل پر مطلع ہو جائیں۔ ابھی یہ خدا ادھورا ہے کچھ دنوں میں پورا ہو جائے گا۔ جیسے جیسے صفات خداوندی ظاہر ہوتے جائینگے ویسی ہی عقیدہ کی تکمیل ہوتی جائے گی۔ یہ ابر کی جائی (بجلی) ہر جگہ ہے اور کہیں نہیں تعجب ہے کہ ان حکماء نے کیوں نہ حضرت موسیٰ کے کوہ طور کی جانب توجہ فرمائی وہاں اللہ میاں اپنا لبادہ اوڑھے نبی مرسل کے قیصوں پر جلوہ افروز ہوئے اور کئی مرتبہ ہوئے۔ موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر جب چڑھتے تھے تو نقاب ڈال لیتے تھے اسوا اترتے وقت نقاب ہمارا دلاتے تھے۔ سینا پہاڑ کے سینہ پر جو کچھ گزرا نہیں ہی چوکے بدولت گزرا وہ اسکا دل ہی جانتا ہوگا۔ جلال و تجلی کے جلوے حرارت و ضو کی شکل میں قربانیوں کو جلاتے رہے۔ یہ واقعات حکیم انکساغورس سے کئی ہزار سال پیشتر کے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے جو بجلی طور پر گری تھی وہی اس حکیم کے دل پر گری دونوں بہت قریب تھیں عقل بجا ازلی کا جواب لن ترانی ملا تھا مگر دنیا ترقی کر رہی ہے خدا کے پردے کب تک حائل رہتے ہ

نگاہِ شوق رخنہ کر رہی ہے دیدۂ آہن میں

ان حکیموں نے ابر کی رب پر کھینچا وہ دنیا انا اللہ جبرئیل کا ڈنکا بجا دیا۔ مرزا غالب بیچارے کہتے ہی رہے ہ

نہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا
کوئی بتاؤ کہ وہ شوخِ تندخو کیا ہے

یہاں یاروں نے دیکھ بھی لیا۔ جان بھی گئے۔ روز افزوں طاقتیں ہوتی ہیں یا ماند گھٹ گئے عمل تیج بھی چل گیا۔ اب عشاق کا ہر طرح دل رکھتی ہیں۔ وفاداری کر عدو سے نہیں نہیں گھر گھر کی خبریں پہنچے جسکو کہئے زندہ کر دیں جس کی طرف اشارہ کیجیے اسکا خاتمہ کر دیں۔ سوچیا میں بند کیجیے تار پر چڑھایئے

عظیم الشان رعایت

لال جوہر۔ [illegible] قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] رسالی کا [illegible] قیمت [illegible] رعایتی

جنگ عمرنا۔ [illegible] عشق و محبت کی داستان قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] قیمت [illegible] رعایتی [illegible]

[illegible] فہرست مفت۔

منیجر جنرل بک ڈپو وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

گلزار نسیم والے تاج الملوک نے بکاؤلی سے خواہش ظاہر کیا تھا کہ شعلہ ہوا انجمن میں رقصاں۔
بکاؤلی نے جواب دیا ہ

بولی وہ کہ شعلہ میں پری ہوں
ہو تاج تمہارا ناچتی ہوں

بہر حال جنکے قبضہ میں خدا ہے انکے قبضہ میں خدائی ہے وقنا ربنا عذاب البرق۔

ماق

الشہ پہ اتفاق کل کا نہ ہوا

تم ترقی نہیں کر سکتے

نمبر ۵

(تتمہ بہار دسمبر سنہ ۲۳ء)

میں۔ بڑا چور ڈاکہ ڈالوں یا چوری کروں ؟

جواب۔ ہندوستان کا ملک کے واسطے بڑا ہوں گروہ بکا ہے۔ اگر تم ہندوستان کی کالی مٹی سے نہ بنے ہوتے اور لندن میں ہوتے تو میں کسی قدر غور کے بعد تمہاری بات کا جواب دیتا۔ اور اب تو بے سوچے سمجھے کہہ سکتا ہوں کہ تم کسی بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ تو وجہ کیا ؟ ہندوستان میں ڈاکا ڈالنا یا چوری کرنا عیب بھی ہے اور سزا بھی اسکی سخت ہے۔

میں۔ تو کیا انگلستان میں ڈاکو اور چور نہیں ہوتے ؟ یا انکو سزا نہیں دی جاتی ؟

جواب۔ آہ ! تم میں تمہاری لطیف حس کا دوسرا نام عقل ہے بہت کم ہے۔ بھلا کسی مہذب ملک میں ڈاکو بھی ہوتے ہیں ؟ توبہ کرو وہاں بیکاروں کا گروہ اکثر مہذب طریقہ سے بلوہ کرتا ہے یہ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ ہے اسے ڈاکا ڈالنا یا چوری سے تعبیر کرنا بے وقوفی ہے۔ یہ گروہ جو ملک سے کھاتا ہے پیدا تو ہوئے تیرے یہاں اب کھائیں کس کے گھر سے ؟ ملک تعالیٰ کی کتاب ہاتھ میں لیتا ہے اور دنیا کے نقشہ پر انگلی کو گردش دیتا ہے۔ افریقہ ایشیا امریکا غرض جس وحشی یا نیم وحشی ملک پر انگلی پہنچ گئی وہی دار القرار ہے گویا نپولین کا مقولہ ہے کہ دنیا کا نقشہ نہیں ہے ... سال سے یہ عمل

جاری ہے ڈاکو کے جو معنی یہاں کی لغت میں پائے جاتے ہیں لندن کی لغت اس سے بالکل خالی ہے۔ بہت ابتدائی نسل وطن سے لوگ گھبراتے تھے رفتہ رفتہ عادی ہو گئے سرسبز و شاداب وادی لہلہاتے ہوئے جنگل۔ سبزہ شاداب میدان۔ آزادی۔ اختیارات کی وسعت خدمت کے لیے وحشی دیسی شکار گاہیں۔ معادن۔ یہ ایسی چیزیں نہیں ہیں کہ وطن کی دوری کو بھلا نہ دیں۔ پھر ادھر جدید تعلیم پھیلی۔ دولت بڑھی۔ اور وہی نسل اب اس قابل ہو گئی کہ انکی خدمت کے لیے ہندوستان سے نکل جاتے ہیں۔ الغرض وہاں ڈاکو نہیں ہوتے اور ہوتے ہیں تو نہایت مبارک خوش قسمت۔ رہے چور اٹھائی گیر اگرچہ نصف لندن کی حالت اتنی متمول نہیں جتنی کہ دوسرے نصف کی ہے۔ اور بیسا اوقات لوگوں کی جیبیں نہایت تہذیب و متانت کے ساتھ عالمانہ اور حکیمانہ طریقے سے خالی کر لی جاتی ہیں۔ لیکن جب علم و حکمت کسی کام میں صرف ہو تو چوری کے لغت کے اطلاق سے وہ باہر ہو جاتا ہے۔ بورڈ پر لکھنے کی کھریا چرانے والے کمسن بچے چور ہو سکتے ہیں مگر وہ پیرزادے جو قانون بنا کر اچھی اچھی زمینوں کی ملکیت سے ان لوگوں کو محروم کر دیتے ہیں جنھوں نے انکو سکونت کے قابل بنانے میں اپنی ایک کروڑ جانیں گنوا دیں نہ چور ہیں نہ ڈاکو۔ مہربان اب وہ زمانہ لد گیا۔ ایشیا کے باشندے ڈاکو اور چور رہنے کے بعد بھی ترقی نہیں کر سکتے۔ تم نادر شاہی کے خواب دیکھ رہے ہو قانون تمہارے انتظار میں ہے اگر پھانسی کی دو گز رسی سے بچے تو کالے پانی جاؤ گے کالا پانی (جزائر انڈمان) فجی کنیڈا اسٹریلیا۔ کالا کینیا نہیں ہے اور جو بھی تو وہ نئے نئے پیارے پیارے مہذب جان لیوا اور زار وہ خود مختاری جو بہت بڑھ جاتی تجھے افلاس کبھی جرائم پیشگی سے نفرت دلاتی ہے کہاں میسر ہے۔ وہ سرسبز کہاں ہیں؟ جو تمہیں بیکار بے روزگار ہو کر ذرا دیکھیں اور تمہارے واسطے مستعمرات عالم میں سے کوئی سرسبز ٹکڑا تلاش کریں۔ ابھی منہ سے ذرا نکلا تو وہ سمجھ گئے کہ ہم بیکار اور خانہ بدوش ہیں ابھی ہتھکڑی بیڑی کی جھنکار سے پیشاب خطا ہو جائے۔ آوارہ گردی میں حالان ہو چکی پیچھے پیچھے نام ہانس (ہاتھی جنگھاڑ)

کو لٹتے کرتے بلبلتن نکل جائے۔ جو منھ اور سیاہ۔ آپ ڈاکو نہیں گے چوری کرینگے؟ اے تیری قدرت اے تیری شان!

ڈاکو ہونے کے لیے بخت سکندر چاہیے

سکندر اعظم جب دارا کو نادار بنا چکا اور تسلط ہو گیا تو ایک ایرانی سرکش ڈاکو انصاف کی غرض سے پیش کیا گیا۔ سکندر نے کہا: میں نے سنا ہے تم بڑے ڈاکو ہو؟

ڈاکو: نہیں حضور؟ بڑے آپ ہیں۔

سکندر: ارے ہم بڑے ڈاکو ہیں؟

ڈاکو: تو کیا ہم بڑے ڈاکو ہیں؟

سکندر: ارے کم بخت تو لوگوں کا مال انکی مرضی کے بغیر چھینتا ہے۔

ڈاکو: شکر ہے کہ حضور اس عیب سے مبرا ہیں۔ یہ تخت یہ املاک یہ ملک تو حضور کا موروثی ہے نہ؟

سکندر: فلاں گاؤں میں تو نے چار خون کیے۔

ڈاکو: قربان جاؤں۔ حضور نے یونان سے یہاں تک تشریف لانے میں ایک خون بھی نہیں کیا؟

سکندر: ان مقتولوں کے بال بچے تڑپتے رہ گئے ہیں۔

ڈاکو: ایرانی مقتول سپاہ کے عیال و اطفال تو دودھ تک پیتے ہیں؟

سکندر: تو کیا ڈاکا ڈالنا اور ملک گیری ایک ہی شے ہے؟

ڈاکو: افعال میں کوئی فرق نہیں۔ نتیجہ بھی ایک ہی سا ہے۔ البتہ نام جداگانہ ہیں۔ نام رکھ لینے کا ہر شخص کو اختیار ہے۔

ارسطو: اے بادشاہ منطق سے اسکا استدلال صحیح ہے۔ کیوں ایسے شخص سے بحث کرتا ہے جس کی موت قریب ہے۔ مرنے والے سے کسی کا بس نہیں چلتا۔ جو چیز آج تک کسی بادشاہ کے قابو میں نہیں آئی وہ زبان ہے یہ اس وقت تک چلتی رہے گی جب تک زندگی ہے۔ تجھے قصاص لینا ہو تو قاضی کے سپرد کر دے۔

سکندر نے خلوت میں ارسطو سے بحث کی وہ لاکھ دلیلوں سے اپنے دعوے ملک گیری کو غصب کے خلاف ثابت کرتا رہا۔ مثلاً میں دنیا کو غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہوں۔ میرا مقصد تہذیب و ترقی کی اشاعت ہے۔ میں وحشت کو انسانیت سے بدلنا چاہتا ہوں میں جنت اصلی سب کو دکھانا چاہتا ہوں ایک دلیل بھی مضبوط نہ ٹھہری۔ تو یہاں ڈاکو ایسے ہوتے ہیں اب تم سمجھا کہ تم جیسے ڈاکو بننا چاہتے ہو یا جیسے سپاہی ڈاکو۔ ڈاکو ہر شخص نہیں بن سکتا۔ معزول قیصر جرمنی ولیم نے ارادہ کیا کہ ملک گیری بنا کر کریں۔ وحرت انکی وحشت کے جواب میں ایسے ایسے مہذب گھونسے پڑے کہ بھاگنا پڑا۔ وہ تو بھاگ کے بچ گیا۔ لیکن بیان فرانس نے رور اور دیگر زمینوں پر جو بیچارے غریب پیشہ وروں کی ملکیت ہیں قبضہ کر لیا۔ وعرب سے بس نہ چلا گرتے کے کان اینٹھے جاتے ہیں۔ یہ بھی ایک قسم کا ڈاکا ہے دیکھ لینا اگر بندہ زندہ رہا تو اسی دور و تسلسل غصب اندر غصب میں دوروں کی شامت آ جائے گی۔ رہا چھوٹا ڈاکو ہونا تو یہ بھی تمہارے امکان سے باہر ہے۔ سکندر کا وقت اور تھا۔ یہ وقت اور ہے۔

مین۔ کمبخت نا خدا۔ میں نے طنز سے کہا تھا یار حقیقت میری خواہش ڈاکو بننے کی تھی۔ واہ ری عقل۔ واہ ری ذہانت۔ ایسی تیز فہمی تیری تو نئی نسل کا کام چلا رہی ہے۔

جواب: بندہ اپنے کاموں کو تم سے زیادہ سمجھتا ہے جب سے کرہ ارض بنی آدم کے دم قدم سے آباد ہوا ہے آج تک ہزاروں بادشاہ انجناب کے سلیقہ دیکھ چکے اور کروڑوں نام آوروں اور دشمنوں نے اپنی ترقی و عروج میں انجناب کے مشورہ پر عمل کیا۔ چنانچہ لارڈ کلائن کمپنی کی سپاہ نے عالمگیر کی تھوڑی سی خاطر داری اور خوشامد کی تھی مصر کے طلیطلہ آمون (خورشید قدر) بادشاہ کی دولت انکو دلواد دی اور عبادت کیا تو کمان کا مردہ اور نانا مولاکا کی پانچ ہزار برس سے یہ دولت جسموں کی تیہوں رکھی ہے طوطنخ آمون کو یہ صلاح انجناب ہی نے دی تھی کہ اپنی دولت اپنے ساتھ لیتا جا افسوں کے پیچھے



بڑے دن کی خاردار ڈالی

مسٹر پنچ "ارے ہے توبہ - لاٹصاحب کے راستہ میں برس برس کے دن دھتورے کے پھل کس نے پھیلا دیے ؟"

دوا خانہ کیمیاے اودھ کے بہترین مرکبات

دوا خانہ کیمیاے اودھ تقریباً دس سال سے طب یونانی کے اہم ترین خدمات زیر سرپرستی مسیح الملک - عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ شاگرد رشید جناب مسیح الملک حکیم حافظ محمد اجمل خاں صاحب مدظلہ العالی انجام دے رہا ہے۔ باطبّی اور ناواقف دوا فروشوں نے یونانی طب کے اثرات کو کم و معدوم کر دیا، طب عمل اور کامیاب علم کو اس درجہ بدنام کر دیا تھا کہ ملک کی رجوع دوسری طب کی طرف نہایت تیزی سے بڑھ رہی تھی، پبلک کی طب یونانی سے بدظنی حق بجانب تھی جب دواؤں کا فریب فروشوں کے ہاتھوں فنا ہو چکا تو مریض کو صحت یاب ہونا بھی دشوار بلکہ ناممکن ہو گیا تھا ان دقتوں کو دیکھتے ہوئے بعض ہمدردان طب یونانی نے جا بجا زر کثیر صرف کرکے دوا خانے کھولے اور الحمدللہ جہاں ان دوا خانوں کا اثر ہے وہاں اطباے یونانی زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔ دوا خانہ کیمیاے اودھ مفردات و مرکبات کی فراہمی اور تیاری میں انتہائی احتیاط و صحت ملحوظ رکھتا ہے۔ اصلی اور عمدہ دوائیں ہر وقت مہیا رہتی ہیں۔ مرکبات کی مفصل فہرست ایک کارڈ روانہ کرنے پر مفت ارسال کی جاتی ہے چند منتخب اشتہار ذیل میں درج کیے جاتے ہیں امتحان کے لیے طلب فرما کر کارکنان کی ہمت افزائی کرنا پبلک پر فرض ہے۔

ماء اللحم عنبری - مقوی اعضاے رئیسہ ہے دل و دماغ کو تقویت دیتا اور خون صالح پیدا کرتا ہے مسمن و مقوی باہ ہے۔ قیمت فی بوتل ۳

معجون مقوی باہ - یہ نسخہ خاص اور رقت و ضعف باہ کے لیے اکسیر ہے صرف دو ہفتہ استعمال کرنے کے بعد آپ اپنی قوت پر ناز کر سکتے ہیں۔ قیمت فی تولہ .... عمہ

طلاے احمر سلطانی - یہ نسخہ عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ مدظلہ العالی کے مجربات خصوصیہ سے ہے جو کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت جانفشانی سے تیار کیا ہے۔ مقوی اعصاب ہے رطوبات فاضلہ کو دفع کرکے نامردوں کو خاص صحت دیتا ہے۔ فی تولہ .... عہ

روغن عنبری - بعض یورپ و مصر کے اصرار سے عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ مدظلہ العالی نے تیل کا نسخہ ترتیب و تکمیل مرحمت فرمایا ہے اور نہایت محنت سے تیار کیا گیا ہے، جسکے استعمال کی خاصیت بالوں کا بڑھانا ہے اسکے ساتھ ہی دماغ کی کمزوری کو دفع کرتا خشکی کو دور کرتا اور نیند لاتا ہے بالوں کو بڑھاتا اور جڑوں کو مضبوط کرتا بالوں کی سیاہی اور چمک کو بڑھاتا ہے (طلاے اسرار) یا بیماری کے بعد جو بال گر جاتے ہیں اور کسی طرح نہیں بڑھتے یہ تیل ان امراض کی تلافی ہونی آفت کو دور کرکے بالوں کو حیرت انگیز طریقہ سے بڑھاتا ہے خوشگوار و ہیب خاصیت رکھتا ہے تجربہ سے یہ صداقت خود ظاہر ہو جائیگی۔ رنگ نہایت دلفریب اور خوشبو از حد بھینی اور مفرح ہے۔ قیمت فی شیشی ۲ اونس .... عمہ

نوٹ - تیل کے بیچ ہر خریدار بالوں کی درستی سے متعلق اور ہدایات مطالعہ کی جائیں سے معلوم ہو سکیں گے

ولنوٹ - ہر چیز کی قیمت درج کی گئی ہے محصولڈاک وغیرہ خریدار کے ذمہ ہے اسکے علاوہ یہاں کارخانہ میں ہر قسم کا شربت معجون - مربہ جات نہایت عمدہ و تیار رہتے ہیں۔

سید محمد رضی منیجر دوا خانہ کیمیاے اودھ وکٹوریہ سٹریٹ لکھنؤ

طلاے حسینی

یہ وہ بے نظیر نسخہ ہے جو حکیم مسیح الملک مرحوم سے حاجی اودھ کے لیے تیار کیا تھا۔ یہ طلا تعریف سے مستغنی ہے کارخانہ کو اس نسخہ پر پورا بھروسا ہے۔ فی تولہ .... سے

طلاے جوہری

یہ طلا بھی عجیب افضل ہے اعصاب کو خاص طور پر فائدہ پہنچاتا ہے قیمت فی تولہ .... سے

بے نظیر تکمیہ

پرانی برانے جملہ قسم [illegible] یہ تکمیہ بواسیر کے لیے نہایت مفید ہے خریں یا زہر قوی ہو قیمت عـہ

طلسمی سفوف

جریان ضعف باہ کثرت احتلام کے لیے اکسیر کا حکم رکھتا ہے پندرہ خوراکوں میں پورا فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ قیمت پندرہ خوراک ۱۲

سفوف مقوی معدہ

ضعف معدہ بدہضمی ریاح بواسیری اور جگر کے ضعف کی خرابیوں کے دفع کرنے میں بے مثل ہے ۱۵ خوراک .... عـہ

سفوف سوزاک

نئے اور پرانے سوزاک کے لیے بے نظیر ہے فی تولہ عـہ

قرص الٰہی

پرانے اور نئے سوزاک کا عمدہ علاج ہے جو پرانے سوزاک میں ہر طرح کا علاج صورت اختیار کر لیتے ہیں چند روز میں ان قرصوں سے بیماری سوزاک بالکل زائل ہو جاتی ہے۔ قرص الٰہی عجب عمدہ دوا پکاری ۱۲

عرق شمسی

یہ عرق طب یونانی کے کامل فن کا نچوڑ ہے جو عالیجناب حکیم سید علی صاحب آشفتہ نے ترتیب دیکر یہ کارخانہ کو مرحمت فرمایا ہے اور کارکنان نے نہایت احتیاط سے کیمیائی اصول کے ساتھ تیار کیا ہے اس عرق سے تمام قسم کے امراض عمومی مثلاً عدم قوت ہاضمہ صحت سے محروم، جوڑوں کا درد، سوزش، اعصابی ذہنی کمزوری وغیرہ حیرت انگیز طریقہ سے رفع ہوتے ہیں آج ہی ایک بوتل منگا کر دیکھیے اور دوا خانہ کی ایمانداری کا ثبوت دیجئے اگر دوا خانہ اس بات کے دعوے میں جھوٹا نکلے تو قیمت واپس۔ قیمت فی بوتل پانچ روپیہ .... عـہ

نوٹ - اس عرق کی بوتل بدن میں چلنے میں بھی جانے اور جب کو منافع ہو اور یہ عرق ان لوگوں کو استعمال نہیں کرنا چاہیے جن کو دستوں کا مرض ہو۔

اکسیر دمہ

امراض صدر پرانی کھانسی اور دمہ کو ایک ہفتہ میں خاطر خواہ فائدہ پہنچاتی ہے فی درجن ۱۲

نہ بچو اور سنئیں بھی بادشاہی ٹھاٹھ باقی رہے تو کاش بیٹھے ہی بیٹھے بھی جواہر سے سارا جسم مرصع رہے یاروں کے نغروں میں آ گیا اگر سٹر کمی کمسوٹ میری ہی طرح تھوڑے دن اور کرتے تو اس بیشمار مال کا لطف دُنیا میں اُٹھاتے مگر وہ تو سمجھے خالی تہ خانہ جہاں کنا نصیب جواب یہ ساری دولت لندن کے عجائب خانہ میں رکھی جائے گی اور اسکو شے کی جو کوئی اینجانب کی پرستش کرے گا شاید اسکو نیاستی وقصب زنی کا الزام بھی نہ اُٹھانا پڑے اصل یہ ہے کہ جو میری ترقی کا جو کوئی عاشق ہوا سے پہلے اینجانب کی جو کھٹ پر جبیں سائی کرنی چاہیئے - اینجانب ایسے تھکے ناوان نہیں ہیں کہ خالی انسان کی شان ترو زہ (طعن) کو سمجھ نہ سکیں تم طعن کے طور پر جو بات کہی وہ بھی ترقی کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی ہے - یہ کام بڑی بڑی حکومتوں نے اپنے واسطے مخصوص کر لیا ہے - لہٰذا خلاصہ کلام یہی ہے کہ تم ترقی نہیں کر سکتے ؎

میں - خیر تو خاص مقصود مجھ کو بادشاہ بننے کی ہدایت کرتے ہیں ؎

جواب ؎ زیادہ آپے سے باہر ہونا ٹھیک نہیں - جان پیاری ہے تو ایسا کلمہ بھی زبان پر نہ لاؤ ورنہ تمہارے واسطے بھی کوئی نہ کوئی لیفٹین یا ناخوشی پیدا ہو جائیگی - ابھی پولیس والے ہی کیا کم ہیں - تعزیرات میں ایک سے لیکے آٹھ سو تک جتنی دفعات ہیں سب تم پر عاید کر دی جائیں گی تمہ دیکھتے رہ جاؤ گے - بھنبھی یا لاٹ کر - لیکن بفرض محال اگر خواب ہی میں یہ خیال آیا ہے تو میں اسکی حقیقت سے بھی بخوبی واقف ہوں - کیا تم نہیں جانتے کہ اینجانب بادشاہ گر ہیں بادشاہ گر - لہٰذا ہر کس و ناکس کی بادشاہی کو گری کا ہم کی نہیں - آگ کی بادشاہی ہیں اور مطیعین کے خدا ہیں کچھ یوں ہی سا فرق ہے جسے وہ بھی وہ جنمل بیگم بالشوکیوں کی خبریں تمہارے کانوں تک مسلسل پہنچی ہیں مگر یہ خبریں صحیح ہیں اور وہ کچھ اثر رکھتی ہے تو وہ زمین پر رنگ بلاؤ کی صورت دیکھتے کو ترس جائیں گے یہ نا نصیب ہو جا اگر وہ پیدا تھیو گا اور پیدا ہو جا تا ہے گر خیر! اینجانب کا ہاتھ اُنکی پشت پر بھی ہے مرین

انتظام ہو رہا ہے - اگرچہ وہ سمجھتے وہ پہلے مفروضہ ہیں وہ حکومتیں جو خود شہنشاہوں کے زمانہ میں تھیں آگے چل کے خواب و خیال ہو جائیں گی تاہم سے

با ہمیں مرد ماں بباید ساخت

الغرض بادشاہ بننا بے لطف بھی ہے اور مشکل بھی لہٰذا تم ترقی نہیں کر سکتے -

میں - بندہ ترقی کا بھوکا ہے ہو سکے تو مجھے ہندوستان کا ماسٹر بنا دو - جہاں کئے و مویں وزیر یا تو بانڑیاں کہیں ایک کو سائی دو سرے کو بوجھائی کسی کی تعریف کسی کی مذمت - دو چار ترسیدوں بھر میں اضافت یا انضافت کر دیا باقی اسد اسد خیر صلا ہے رنگا نہ کا جانشین باجا - خزانہ میں کمی ہوئی تو ٹیکس بڑھا دیا رنگ روٹ تو کہدیا کیوں مر جاتے ہو دعائی آتے کدھر آتے ہیں کدھر جاتے ہیں مس ٹیکس بازی کی بدولت حسن انتظام کی شہرت خزانہ میں کبھی کمی پڑ سکی نہیں سکتی - پھر کوئی الزام عاید ہونے لگا تھا - واللہ بڑے مزے کی چیز ہے یہ کی سیر ہے - تماشہ ہے - ہوا خوری ہے - جشن ہیں مرے ہیں اسیروں کی ملاقاتیں ہیں - بس بس اب ابھی ابھی فیصلہ ہو گیا - لے بنا دے مجھکو وائسرائے ؎

جواب ؎ ش کی دوا کرو نہ تم انگلستان کے لارڈ چیف جسٹس ہو گئے نہ وائسرائے ہو گے پہلے چہرہ تک آ پہنچ ہو لو ؎

میں ؎ عجیب بے ہنگام ہے گویا میں اس دنیا کسی کام کے لیے پیدا نہیں ہوا - ابھی چاہوں تو وکالت کر کے پیٹ پال سکتا ہوں - خدا قانون کو سلامت رکھے مقدمات کی انتہا نہیں - کچہری میں ٹھٹھ لگے رہتے ہیں ایک ایک نقل نویس عرضی نویس چپٹکار سر رشتہ دار چپراسی جب گھر پہ پہنچا ہے جیبیں بھری پڑی ہوتی ہیں تو کیا میں اس بہتے دریا سے ایک قطرہ بھی نہ لے سکونگا وکیلوں کے سوا اب پیسہ کس کے پاس ؟

جواب ؎ میاں تم ابھی ترقی نہیں کر سکتے

میں ؎ کیوں ؟

جواب ؎ پھر وہی کہیں - بجلا انسان یاں کیا سمجھا

بھی کرتے ہو اور وکالت پر بھی منہ مارتے ہو ؎

میں ؎ اب تو تھک گیا - دنیا میں جو معقول پیشہ ہیں جسکا نام لیتا ہوں تو کہتا ہے تو ترقی نہیں کر سکتے فالودہ بیچوں کباب بیچوں ؎ مثل پاس جگاوری کی تجارت کروں ؎ ڈبل بیں دم لگی ؎ کا سودا کروں غرض جس چیز کا نام لوں گا تو یہی کہے گا کہ تم ترقی نہیں کر سکتے ؎ کمبخت بک بک کے دماغ چاٹ گیا - نیند الگ غارت ہوئی خیال میں بھی ترقی سے لطف اٹھانے نہ دیا ؎

جواب ؎ خیر اب تم جی ہار چکے تو سنو - ہم یہاں کی ترقی کے سا تھ مدت سے ایک چیز لگی ہوئی ہے جسکا نتیجہ بغیر اس ضروری چیز کے کامل نہیں ہوتی جو شخص اس ضروری چیز سے دور بھاگتا ہے وہ ترقی سے دور بھاگتا ہے اسکو سوائے مسجد کلیسا مندر یا گرجا کے اور کہیں جگہ نہیں ملتی ایڑیاں رگڑتا ہے گھومتا پھرتا ہے ؎

میں ؎ وہ کیا ؟

جواب ؎ اب کیا کہوں ؎

میں ؎ آخر کچھ بھی ؎

جواب ؎ یار کہوں گا تو تم برا مان جاؤ گے اور خواہ مخواہ اول فول بکنے لگو گے پھر میرا تمہارا ساتھ چھوٹ جائیگا

میں ؎ بھلا اور وہ نیا بھی ہو گی ؎

میں ؎ خواہ کچھ ہی ہو تو بیان کرو

جواب ؎ مجھے سجدہ کرو - اپنے کہ تمہارے باپ (آدم) کو سجدہ نہ کرنے سے مجھ پر صد ہا آفتیں نازل ہوئیں - پھر دیکھو ترقی ہی ترقی ہے ؎

میں ؎ ارے خدا تجھے غارت کرے - تیری ترقی پر خدا کا قہر - لاحول ولا قوۃ ؎

چپت لگی طلسم شکست ہوا - دور سے صدا آئی ؎

؎ میاں چاپلوسی کے بغیر ترقی کرو - ترقی یافتہ اہل دنیا میں سے کون ہے جس نے اینجانب کی آستاں بوسی نہیں کی ؎

باقی

ظریف

رباعیات نیرنگ

سال آخر ہے ضعف پیری وضعف بصارت مقتضا کا مقتضا یہی ہے کہ جوانی کی عشق پوشی کے خلاف بچی تچی باتیں بھی شنائی جائیں۔ چنانچہ ہمارے عزیز نامہ نگار جناب منشی نیرنگ صاحب کے شاگردان رشید عبدالسلام بیگ صاحب اور سلطان خاں صاحب کے چند رباعیاں جناب موصوف کی بڑے دن کے تحفہ میں بھیجی ہیں۔

رباعی

نیرنگی طبع فکر میں جکڑی ہے
تا مجھ اپنی تعلقات نے پکڑی ہے
بس تین ہی باتیں تو ہمیں یاد رہیں
اک دن ہے اک تیل ہے اک لکڑی ہے

دیگر

وہ برق ہوں میں کہ جس سے تڑپا نہ گیا
طاؤس سے ہو رنگ بھر کر جا نہ گیا
اے ضعف غبار راہ یاراں ہوں میں
اٹھا تو گرا اور گرا تو اٹھا نہ گیا

دیگر

کٹ جائے گی عمر ہاتھ ملتے ملتے
لے جائیں گے داغ دل پہ چلتے چلتے
اس ہجر کی شب میں کیا بھروسا اپنا
بجھ جائیں گے مثل شمع جلتے جلتے

دیگر

ذلت میں گر جان دینی کھونا اچھا
گھر کہاں ہے لحد میں جاکے سونا اچھا
سچ کہتے ہیں زندگی میں آنسو کی طرح
آنکھوں سے گرے تو خاک ہونا اچھا

دیگر

ناحق طلب وفا میں جی کھوتے ہیں
اغیار سے ہم عزا قربان ہوتے ہیں
کیا لال لہو ہوئے مصیبت میں سفید
ہنستے ہیں وہ ان پہ ہم روتے ہیں

نی الواقع [illegible] ہند میں کچھ سادہ دل نہیں ہوا

نمک کے محصول میں اضافہ کورٹ فیس یعنی قیمت انصاف یعنی عدالتی حلوے مانڈے میں دیا دلی سکھوں کی تمام قوم پہ بدعت کا ورود یہ سب ایسی باتیں ہیں کہ خواہ مخواہ ہائے ہائے کہنے کو جی چاہتا ہے لہٰذا یہ رباعیاں یقیناً برمحل ہیں فقط

اڈیٹر

مولانا پنچ کی نوٹ بک

اب اگر سیڈم پورہ یا بزبان حال کہیں تو بیجا نہیں

جو یوں ہی مرغ و مزاج پڑی رہے گی
تو کاٹ کر لنگیا لنگوڑی رہے گی

جنگ نے قیصر جرمن اور زار روس کا سر تاجور تا کیا تھا اس سال کے آخر میں شاہ یونان کی بات نیم سرخولی اپنے ملک سے منہ موڑ بیٹھے رعایا کا مطالبہ ہے کہ لکھو آپ نامرد [illegible] نامہ آپ انکار نہ کرو مبادا شیر رسید۔ الغرض مرگ نو مبارک۔

اس سال کے آخر کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے ہندوستان کے حکومتی جلسوں میں سوراجی بڑے اور انگلینڈ کی پارلیمنٹ میں لیبر پارٹی غلبہ حاصل ہو گیا۔ امریکہ میں بالشویکوں نے خود سر پیدا کر لیا۔ کہا جاتا ہے کہ انگلستان کی لیبر پارٹی کے ہاتھ میں بھی سرخ جھنڈا تھا اور یہی مشہور ہے کہ ہندوستان کے اکثر لیڈر بھی بالشویکوں سے ساز باز رکھتے ہیں کیا واقعی؟ سا جدھر دیکھتا ہوں ادھر بالشو ہے؟

آپ نادیدہ موزہ کشیدہ

بے مار کی توبہ قبل از عشق واویلا اسی قسم کی صدا کھاد تھی۔ اب اور سب لندن کے ڈیلی ٹیلیگراف بمصداق آئی ہیں آپ فرماتے ہیں کمیشن ہند اول حکومت ہند کو اس ہند کمیٹی کے چیلنج کا مقابلہ کس طرح کرنا چاہیے اور اس کا اختیار ما سنت

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ میں اسی لیے رکھے گئے تھے ہندوستانی اور سوراجسٹ باہم مدغم ہو جائیں گے اور بعد ازاں انگلستان کی آئندہ لیبر گورنمنٹ جس نے غلبہ حاصل کر لیا ہے اس کی حمایت کرے گی پھر کیا ہو گا؟ اس کا حال نہ پوچھیے۔ حکومت ہند مفلوج اگر ورنہ فرشتہ معطل!!۔

ہمارے نزدیک میاں ڈیلی ٹیلیگراف کچھ ضرورت سے زیادہ سہم گئے ہیں۔ گیا ہوا اکثر مجھے جاپانی انگلیوں کو بھی پہ گر کر سادہ دیکھ کے کہتے ہیں کہ اس شعلہ تیز ہوا ہے اب فتنہ پھر سے ہو گا۔ حالانکہ فتنہ ایک ہی ہے ہر جگہ ہوتا ہے

التماس نمبر صد کیسے پائے ہیں مشتاق تہوں کیا نہیں اک نمبر نے کہا ہے کہ تحال اچھا ہے

میاں ۱۹۲۲ء ہوئے باہمی نا چاقی اور جلے اور سیلاب کے باعث رونے کا سامان بہت ہی کیا تھا ۱۹۲۳ء مسٹر بی سنگھ اینڈ کمپنی کی بدولت ہو شمار معلوم ہوتا ہے مولانا پنچ اور [illegible] [illegible] [illegible] اگر [illegible] قدر دانوں میں سے پچاس کیا دس بھی آئیں اشاعت کی کوشش فرمائیں تو ہمارا حوصلہ بڑے اور زیادہ وقت سے روز نکلنے کی خاطر میں اشتیاق ہو۔

لیجیے آ گئے

کون آ گیا

وہی وہی جن کا انتظار ہو رہا تھا

وہی بھلا سا نام ہے۔ توبہ استغفار اللہ خوب یاد آیا ہنسی کے ٹھیکیدار۔ گھنٹے کے ترق امین اسکر دیے کے بغیر بے لاگ گھر گرہ حلے کرنے کے لیے آلات بینس سے مسلح ولایتی اور ولیمیوں سے بے پروا معلوم ہوا اور دوم گولوں سے بے وقت۔ لال سروں اور پیلے چہروں سے دور۔

حضرت پنچو چوں

ہماری بھر کرم پالیسی کا شہرہ ہے کہ قانون کی سر گرانی کے لیے پہنچ گئے ۲۰ دسمبر ۱۹۲۲ء کو جب کے دن کرتب والا ہاتھ دکھا کے بیٹھے بیٹھا آپ کی بیٹھ الٹ جائے تو اس کے ذمہ دار آپ ہیں۔

قیمت سالانہ ۴ عہ فوراً طلب کیجیے

ملنے کا پتہ

المشتہر شاہ دیوری [illegible] کلکتہ پورچیٹ پور روڈ
[illegible]

شرائط ایجنسی

(۱) ادودھ پنچ کی قیمت پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ختم ہوتے ہی پرچہ کی روانگی موقوف کر دی جائے گی

(۳) پانچ پرچوں سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائے گی۔

(۴) بحساب ... فی پرچہ ... کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا۔

علاوہ ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ

(۱) ... [illegible]

(۲) ... [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ایک فلسفی یعنی

مرحوم مولانا ... [illegible] ... کے عالمانہ ... [illegible]

علمی بیان ... [illegible]

... [illegible]

علم الاخلاق ... [illegible]

... [illegible]

مجلد قیمت ... [illegible]

افراد ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] کمیشن ... دیا جائے گا۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

مطبع ... لکھنؤ ... [illegible] ... شائع ہوا